مناظرات امام رضا علیہ السلام

ڈاکٹر شہوار حسین نقوی

اسلامی ریسرچ سینٹر امروہہ

علماء امامیہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ امام عالم علم لدنّی ہوتا ہے۔ اس علم کی حامل ذات برجستہ اور فی البدیہہ جواب دیتی ہے۔ ائمہ اہلبیت علیہم السلام کا یہ خاصہ رہا ہے جب بھی جس کسی نے آپ سے کوئی سوال کیا فوراً آپ نے جواب دیا۔

خلفائے بنی عباس میں مامون رشید دیگر خلفاء کی بہ نسبت زیادہ صاحب علم تھا۔ وہ جب بھی حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ الصلوٰہ والسلام سے ملتا آپ سے علمی سوالات کرتا تھا اور آپ برجستہ آیات واحادیث کی روشنی میں اس کے شافی جوابات عنایت فرماتے تھے۔

ابراہیم بن عباس فرماتے ہیں۔

''میں نے دیکھا جب کبھی آپ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا آپ نے فوراً جواب دیا'' محمد بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ امام رضاؑ سے جو سوالات کیے گئے انہیں میں نے جمع کیا تو ان کی تعداد اٹھارہ ہزار تھی۔ اسی روایت کو ابوبکر خطیب نے اپنی تاریخ میں، ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور سمعانی نے اپنے رسالہ میں نقل کیا ہے۔

اس روایت سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس کثرت سے آپ سے سوالات کیے گئے اور آپ نے اطمینان بخش جوابات دئے۔ مامون رشید آپ کی علمی عظمت وجلالت سے بہت زیادہ متاثر تھا اس نے مختلف مذاہب کے ارباب علم وفن کو جمع کیا اور امام رضا علیہ السلام سے مناظرہ کرایا۔

ابو جعفر قمی نے ''عیون اخبار الرضا'' میں لکھا ہے:

''مامون نے تمام ادیان کے علماء کو جمع کیا جیسے جاثلیق، راس الجالوت، اور ستارہ پرستوں کے علماء میں عمران الصابی، بریذ الاکبر، اصحاب زردشت، نسطاس الرومی، متکلمین، سلمان مروزی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

امام نے ہر ایک سے مناظرہ کیا اور اپنے جوابات سے ان لوگوں کو پوری طرح مطمئن کردیا۔

جاثلیق نے متکلمین اسلام سے مناظرہ کیا اس نے کہا ہم اور آپ اس امر پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور انجیل ان پر نازل ہوئی اور اس پر بھی متفق ہیں کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں اور ہم بعثت محمد مصطفیٰؐ پر آپ سے متفق نہیں ہیں البتہ ان کی موت پر متفق ہیں پس ان کی نبوت پر کیا دلیل ہے؟ وہ لوگ حیران رہ گئے۔ مامون رشید کو یہ منظر دیکھ کر بہت تشویش ہوئی اس نے امام رضا علیہ السلام کو بلایا امام تشریف لائے اور جاثلیق سے فرمایا ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور ان کی کتاب کے مقر ہیں اور آپ نے جو حواریوں سے فرمایا اسے تسلیم کرتے ہیں۔ یاد رکھو جس نے نبوت محمدیؐ کا انکار کیا اس نے نبوت عیسیٰؑ اور ان کی کتاب وبشارت کا بھی انکار کیا۔

اے جاثلیق۔ ہمارا ایمان ہے ان عیسیٰؑ پر جو حضرت محمد مصطفیٰؐ پر ایمان لائے اور ہم نہیں مانتے کہ حضرت عیسیٰ کمزور تھے اور نماز و روزہ کم کرتے تھے۔

اس نے کہا واہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

''وہ تو قائم اللیل وصائم النہار تھے''۔امامؑ نے فرمایا وہ کس کے لئے نماز روزہ کرتے تھے؟ یہ سنکر وہ لاجواب ہوگیا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد پھر بولا جو مردوں کو زندہ کرے کوڑھیوں اور جذامیوں کو شفایاب کرے کیا وہ اس کا مستحق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے؟

امام عالی مقام نے فرمایا۔

جناب حزقیل نے ۳۵ ہزار مردوں کو ان کی وفات کے ۶۰ برس دوبارہ زندہ کیا یہ قوم بنی اسرائیل تھی جو طاعون کے خوف سے نکل بھاگی تھی۔اور بحکم خداوند ساٹھ برس بعد نبی کی دعا سے وہ سب زندہ ہوگئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں پر پرندے زندہ ہوئے حضرت محمد مصطفیٰؐ نے قریش کے کہنے پر مردوں کو زندہ کیا پس اگر مردوں کو زندہ کرنا معبود ہونے کی دلیل ہے تو پھر ان سب کو معبود تسلیم کرو۔ یہ سنکر وہ نصرانی خاموش ہوگیا اور اسلام قبول کیا۔[۱]

کتاب صفوانی میں ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے ابن قرّة عیسائی سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟

قرّہ نے جواب دیا ''ھو من اللّٰہ'' یعنی وہ اللہ سے ہیں

آپ نے فرمایا من سے تیری کیا مراد ہے کیونکہ ''من '' کے لئے چار صورتیں ہیں پانچویں نہیں۔ کیامن سے تیری مراد کا لبعض من الکل یعنی جیسے بعض کل کا جز ہوتا ہے تب تو خداوند عالم صاحب اجزاء ہوجائے گا۔ اور اگر یہ مراد ہے کالخل من الخمر یعنی شراب سے سرکہ۔ تو یہ استحالہ ہے اور اگر یہ صورت ہے ''کالولد من الوالد'' تو یہ مناکحت سے متعلق ہے اور اگر یہ صورت ہے کالصنعة من الصانع'' تو یہ وہی نسبت ہوگی جو مخلوق کو خالق سے ہے یا تمہارے نزدیک کوئی اور وجہ ہوتو بتاؤ۔ یہ سنکر وہ خاموش ہوگیا۔۲؎

ایک مرتبہ مامون رشید نے امام رضا علیہ السلام سے مناظرہ کرنے کے لئے ۔یحیٰ بن ضحاک سمرقندی کو بلایا۔ امامؑ نے کہا سوال کرو۔ اس نے کہا پہلے آپ مجھ سے سوال کیجئے۔آپ نے فرمایا ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جس نے اپنے نفس کے لئے صداقت کا دعویٰ کیا اور صادقین کو جھٹلایا۔ ایسا شخص صادق اور محق فی الدین سمجھا جائے گا یا کاذب؟

یحیٰ نے سکوت کیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ مامون نے کہا جواب کیوں نہیں دیتے؟ اس نے کہا مجھے جواب سے معاف رکھئے۔

مامون نے امامؑ سے کہا آپ ہی فرمائیں اس کا جواب کیا ہے۔

آپ نے فرمایا اگر یحیٰ کا یہ گمان ہے کہ صادقین کی تصدیق کی تو ایسے شخص کے لئے امامت نہیں ہوسکتی جو اپنے نفس کا عجز ظاہر کرے اور جس نے منبر رسولؐ پر کہا ہو تم نے مجھے اپنا حاکم بنایا ''ولست بخیر کم'' درنحالیکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔'' جبکہ امیر کو رعایا سے بہتر ہونا چاہئے۔ اور اگر یحیٰ کا یہ گمان ہے کہ اس نے صادقین کی تصدیق کی تو بھی امامت اس شخص کے لئے نہیں ہوسکتی جو اپنے نفس کے متعلق یہ خبر دے کہ میرے لئے ایک شیطان ہے جو مجھے بہکاتا ہے اور اگر یحیٰ کا گمان ہے کہ صادقین کی تصدیق کی تو بھی امامت اس شخص کے لئے نہیں ہوسکتی جس کے دوست نے یہ اقرار کیا ہو کہ اس کی بیعت اچانک تھی، خدا نے اس کے شر سے بچالیا جو بھی ایسا کرے اسے قتل کردو۔

مامون نے بلند آواز میں لوگوں سے کہا تم نے سن لیا۔

پھر بنی عباس سے مخاطب ہوکر کہا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ان سے مناظرہ نہ کرو۔ ان کا علم رسولؐ اللہ کے علم سے ماخوذ ہے۔۳؎

ایک مرتبہ مامون، فضل اور امام علیہ السلام دسترخوان پر کھانا کھارہے تھے مامون نے سوال کیا: رات پہلے ہے یا دن؟

امامؑ نے فرمایا قرآن سے جواب دوں یا علم حساب سے۔فضل نے کہادونوں سے۔فرمایا آگاہ ہوکہ طالع دنیا سرطان ہے اور کواکب اپنے موضع شرف میں۔

پس زحل میزان میں، مشتری سرطان میں، سورج حمل میں اور چاند ثور میں، آفتاب کے حمل میں ہونے کی دلیل ہے۔ اور یہ ثبوت ہے کہ دن کو رات سے پہلے خلق کیا گیا ہے۔ رہا قرآن مجید سے ثبوت تو خدا وند عالم فرماتا ہے''لا الشّمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ولا الّیل سابق النّھار۔''[۳]

عمران صابی نے آپ سے پوچھا آنکھ نور ہے یا روح؟

آپؑ نے فرمایا آنکھ تو چربی ہے جس میں سفیدی اور سیاہی پائی جاتی ہے لیکن اس کا تعلق روح سے ہے تم اسی سے دیکھتے ہو اور انسان اپنی صورت کو پانی یا آئینہ میں دیکھتا ہے۔

اس نے کہا جب آنکھ کور ہوجاتی ہے تو روح کیسے قائم رہتی ہے۔؟

آپؑ نے فرمایا اسے ایسے سمجھو جیسے طلوع ہونے والے آفتاب پر تاریکی چھاجاتی ہے۔ اس نے پوچھا روح کہاں جاتی ہے ۔فرمایا جو روشنی روشندان کے ذریعے سے گھر کے اندر آتی ہے اگر روشندان بند ہوجائے تو وہ کہاں جاتی ہے؟ اس نے کہا مزید توضیح فرمائیں۔

فرمایا روح کا مسکن دماغ ہے اور اس کی شعائیں بدن میں پھوٹتی ہیں۔ جیسے سورج جو آسمان میں ہوتا ہے اور اس کی شعاعیں تمام زمین پر پھیلتی ہیں۔اگر یہ زمین نہ رہے تو سورج بھی نہیں اور اگر سر نہ رہے تو روح بھی نہیں اس نے کہا کیا وجہ ہے کہ مرد کے ڈاڑھی ہے عورت کے نہیں؟

فرمایا خداوند تعالیٰ نے مرد کو ڈاڑھی سے زینت دی اور اس کے ذریعہ سے عورت پر فضیلت دی۔

اس نے کہا کیا وجہ ہے کہ بعض عورتوں کے شکم میں دو بچے ہوتے ہیں؟

فرمایا اگر دونوں چھاتیاں برابر بڑی ہیں تو سمجھ لو شکم میں دو بچے ہیں اور اگر ایک بڑی ہے اور دوسری چھوٹی تو سمجھو ایک ہے اور اگر داہنی پستان بھاری ہے تو سمجھو لڑکا پیدا ہوگا اور بائیں بھاری ہے تو سمجھو لڑکی ہوگی اور اگر داہنی چھاتی حاملہ کی پتلی ہے تو سمجھو کہ لڑکا ساقط ہوگا اور بائیں پتلی ہے تو

لڑکی اور اگر دونوں پتلی ہیں تو دو بچے اگر حمل میں ہیں تو دونوں ساقط ہوں گے۔

انسان کا قد لمبا کیوں ہوتا ہے؟

فرمایا اگر نطفہ خارج ہوکر رحم میں دائرہ بناتا ہے تو بچہ پستہ قد اور اگر لمبا گرتا ہے تو بچہ کا قد لمبا ہوتا ہے۔

پوچھا پانی کی اصل کیا ہے؟

فرمایا خشیة الله ہے بعض مرتبہ آسمان سے برستا ہے اور زمین پر بہتا ہے دریاؤں کی صورت میں کبھی زمین کے حصے اوپر آجاتے ہیں اصل اس کی ایک ہے یعنی صاف وشیریں۔

اس نے کہا مٹی کے تیل کے چشمے سے گندھک تارکول اور نمک کیسے پیدا ہوتے ہیں؟

جواب میں فرمایا یہ جوہر آبی کے تغیرات سے ہوتا ہے جیسے انگور کو نچوڑ کر شراب بنا لیتے ہیں اور شراب انقلاب کے بعد سرکہ ہوجاتی ہے یا جیسے گھاس سے جانور کے اندر دودھ پیدا ہوتا ہے ۔

اس نے پوچھا یہ انقلابی جوہر کہاں سے آتے ہیں ؟

فرمایا قدرت خدا سے۔ یہ انقلاب اسی طرح پیدا ہوتا ہے۔ جیسے نطفہ علقہ بنتا ہے اور علقہ مضغہ اور اسی طرح تمام جسم کی ساخت عالم وجود میں آتی ہے۔

عمران نے پوچھا جب زمین پانی سے خلق کی گئی ہے اور پانی ٹھنڈا اور تر ہے تو زمین ٹھنڈی اور خشک کیوں ہے؟

فرمایا تری اس سے سلب کرلی گئی ہے اس لئے وہ خشک ہوگئی ۔

اس نے پوچھا حرارت زیادہ مفید ہے یا برودت؟

فرمایا حرارت کیونکہ زندگی ہے اور برودت موت ہے بادسموم کے حملے سے آدمی بچ جاتا ہے۔ لیکن ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے مرجاتا ہے۔

نماز کی علّت کیا ہے؟

فرمایا وہ عبادت خدا ہے جس کا خدا نے بندوں کو حکم دیا ہے۔ نماز میں بندوں کے خضوع کی صورت انکا وقار ہے اور اس کا اقرار ہے کہ ان کے اوپر رب ہے جس کی وہ عبادت کرتے ہیں۔

روزہ کیوں واجب ہے؟

فرمایا یہ بھی بندوں کے امتحان کی ایک صورت ہے جس کے ذریعہ سے وہ بلند درجات پاتے

ہیں اور ان کو پانی اور غذا کی اہمیت محسوس ہوتی ہے۔ روزہ کی پیاس میں وہ روز قیامت کی پیاس کو یاد کرتے ہیں اور اطاعت کی طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے۔

پوچھا زنا کیوں حرام ہے؟

فرمایا وہ باعث فساد ہے اور میراث جاتی رہتی ہے۔ نسب قطع ہوجاتا ہے۔ زانیہ عورت کو پتہ نہیں چلتا کہ حمل کس کا ہے اور بچہ نہیں جانتا کہ اس کا باپ کون ہے پھر نہ صلۂ رحم باقی رہتا ہے نہ قرابت۔

پوچھا مرد کو بیک وقت چار عورتیں رکھنے کی اجازت ہے اور عورت کو صرف ایک مرد کی! کیوں؟ فرمایا مرد کی چار عورتوں سے جو اولاد ہوگی وہ اسی کی طرف منسوب ہوگی اور عورت کے اگر دو یا زیادہ شوہر ہوں گے تو پتہ نہ چلے گا کہ بچہ کس کا ہے اور بیٹا اپنے باپ کو نہ جان سکے گا اس صورت میں میراث نہ مل سکے گی اور نہ بتایا جاسکے گا کہ باپ کون ہے اور مرد کو چار عورتوں کی اجازت اس لئے بھی ہے کہ دنیا میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔ ۵

اس طرح حضرت امام رضا علیہ السلام عقائد کلام، صانع عالم، نبوت، امامت، فلسفہ احکام سے متعلق سوالات کے جوابات دے کر اور مسئلہ توحید پر عیسائیوں سے یادگار مناظرے کر کے تعلیمات اسلامی کو سربلند کیا اور لاینحل مسائل کا حل پیش کر کے علمی دنیا میں معلومات کا زبردست اضافہ کیا۔

حوالے:

۱۔مجمع الفضائل، باب ۱۰، ص ۲۳۷

۲۔مجمع الفضائل ،باب دھم، ص ۲۳۱

۳۔مجمع الفضائل ،باب دھم، ص ۲۳۱

۴۔سورۂ یسٰین ،آیت ۴۰

۵۔مجمع الفضائل، باب دھم